

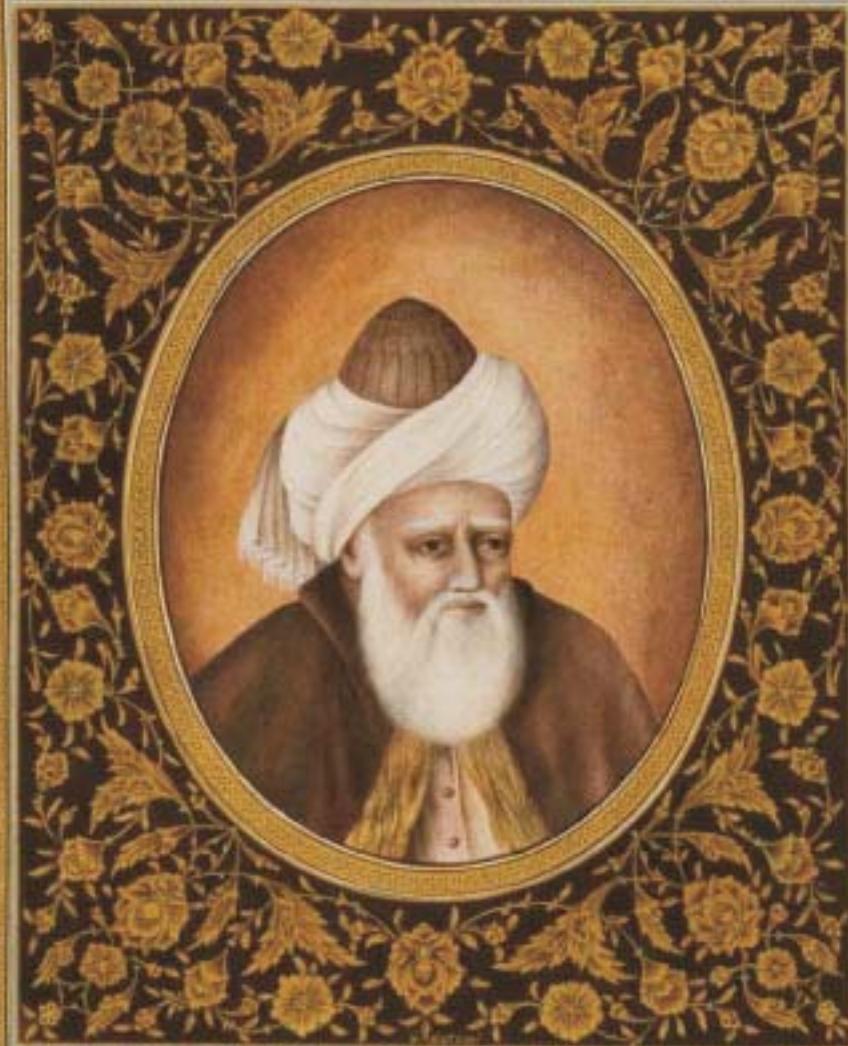
سارے جہاں میں دھوم ہے مولانا روم کی

قلب پر دستک دیتی

# روحانی شاعری

ستبہ پال آندہ

یہ سوال ہر شخص  
کے دل میں تجسس  
پیدا کر رہا ہے کہ  
آخر وہ رومی کا کیا  
جادو ہے جو اتنی  
صدیوں بعد بھی سر  
چڑھ کر بول رہا ہے۔



تصویر حیدر حاتمی کی بنائی  
ہوتی مولانا جلال الدین رومی  
کی ایک یادگار تصویر

# جب

مولانا روی تصوف سے چھکتی ہوئی اپنی شاعری سے صرف ایران ہی نہیں، بلکہ سارے عالم اسلام کو اپنا گردیہ بناتے ہیں تو کیونکہ مولانا روی کے دریافت کر لیا تھا جسیں، سوال یہ ہے۔ سید حاصادہ مولانا یہ ہے کہ مولانا جلال الدین روی کو اپنے ان سے چل کر امریکہ تک جانچنے میں اتنی صد بیان کیوں لگیں؟ ویسے آبید درست آیا خیر یہ ہے کہ اب ایکسوں صدی میں مولانا کے بیانات کی تجھے ہی تجھے سارا امریکہ ان کے سامنے پہنچ گیا ہے۔ اس کی اکتوبری دینے والی میڈیا، بھی شاعر، فنکار، ایکٹر، ریڈیو، یا گوکار، کو قبول عام کی سند حاصل کرنے کے لیے اس عظیم ملک کے شہر کے مرکزی تجھی ہالی و دوڑ کا دروازہ ٹکھٹانا پڑتا ہے۔

اب آئیں، وہ سوال پوچھیں جو آپ کے اور میرے دل میں کائیں کی طرح لکھ رہا ہے۔ وہ کیا جادو ہے جو اتنی صد بیان کے بعد سچھ کر بول رہا ہے؟ مولانا روی افسوس تحریر کی طرح ایک بزرگ صوفی شاعر ہے۔ ان کا دیپک چوچپا صاحب اور ہالی و دوڑ کے کروڑ پتی اداکاروں اور امریکے کے پاپ چلپا کے ایک میتھے ہندوستانی نژاد گروئے ۲۰۰۰ میں مولانا روی کی شاعری کو اگریزی کے جدید امریکی روزمرہ یعنی عام بول چال کی زبان میں ترجیح کرنے کے بعد اپنی ہالی و دوڑ کے چھٹی کے موسیقاروں اور گوکاروں کے تعاون سے اکسی ڈی کی ٹکل میں جب ٹھیٹ کیا تو ہالی و دوڑ تو کیا، پورا تھا امریکہ مولانا کے لذموں تک پہنچ گیا۔ یہ اس پاپ چلپا اور یگا ایجیاس کے جانے مانے ہوئے گروہ دیپک چوچپا۔

اسی ڈی کے کئے اب بک بک پچے ہیں، اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ بُرنس کے، مہریار لوگوں نے کتنی بھلی ہی ڈیاں ہائی اس کا بھی کوئی اندازہ نہیں ہے۔ ہاں، اندازہ ہے تو اس بات کا ہے کہ یہی ڈی ہر اس گھر میں موجود ہے جو دیپک چوچپا یا گوکارہ میڈیا کا گردیہ ہے، جس نے مولانا روی کی "شاعری" کو پی آواز کا چادو عطا کیا ہے۔

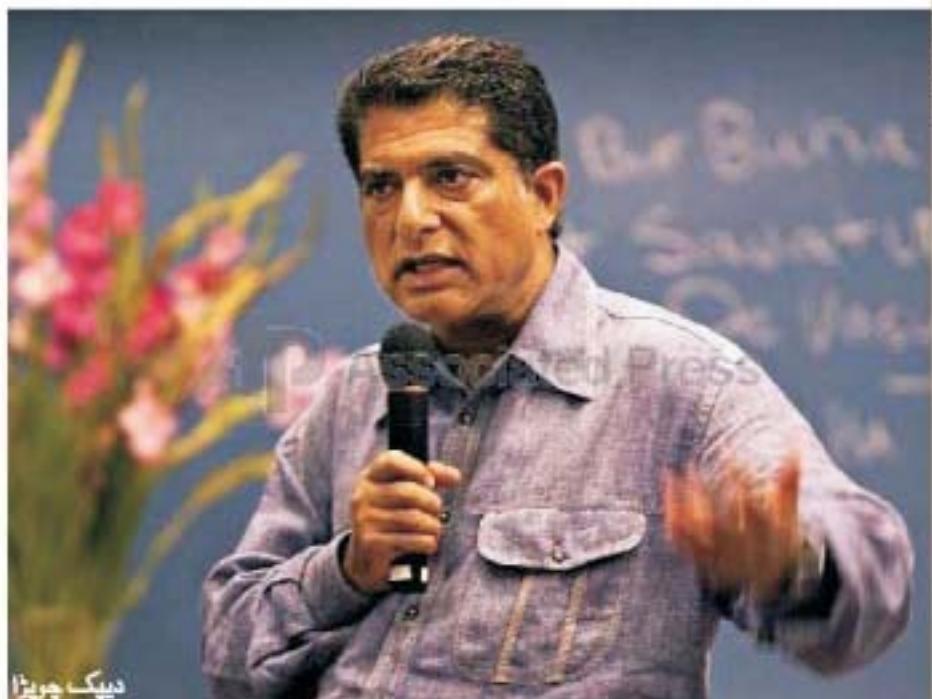
اسی ڈی کا ہام گفت آف نہ ہے۔ مولانا روی کے شعروں کا ترجیح گیوں کی ٹکل میں کیا گیا ہے اور مترجم ہیں: ڈاکٹر دیپک چوچپا! ڈاکٹر صاحب بخاطب نژاد ہیں اور امریکے میں یہاں سکھانے والے گروکے طور پر ان کی شہرت مند ہے۔ یہاں اجیاس کے درجنوں سینٹر ان کی رہنمائی میں پڑھتے ڈاکٹر آف کلمیا و افغان ڈی ہی سے ملک تھا۔ پروفیسر کولمان بارکس سے ایک ٹیلی فون انترویو کے لیے استدعا کی تو وہ مان گئے۔ بات پیش کے دوران

انہوں نے ایک عجیب غربہ داستان سنائی جس کا ملصدی ہے۔

یوں ہوا، انہوں نے بتایا، کہ ایک دن ان کے پاس معروف امریکی شاعر رابرٹ بیلی آئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک کرم خورہ کتاب تھی۔ یہ انہیوں صدی میں مطبوعہ مولانا روی کی غزلیات اور رباعیات کا ایک ترجیح شدہ مجموعہ تھا۔ بیلی نے انہیں کندھوں سے پکڑ کر کری پر بخالی اور کہا، "جب بک میں اس کتاب سے پڑھاتے ہوں گا، تم کری سے اٹھو گے بھی نہیں اور کچھ بولو گے نہیں!"

ایک اخبار کے جواب میں کولمان بارکس نے کہا، "میں کری سے کیسے اٹھ سکتا تھا؟ جب بک رابرٹ بیلی مجھے پڑھ کر سنا رہا، میں بھروسہ رابرٹ اور نشی کی حالت میں بیٹھا ملکراہا۔" اور جب رابرٹ بیلی نے جیسے چونکاں مجھے میں مجھے کہا، "ایضاً ملکرے میں بند پرندوں کی طرح پڑھ پڑھا رہے ہیں۔ انہیں ان کے ملکرے سے آزاد کرو۔"

کام جنم اس نگلوکے ایک بس کے بعد، یعنی ۹۷ء میں ہوا۔ اب حالات یہ ہے کہ انتہی پروردی سے مخلق



دیپک چوچپا

وہ جنہوں دیوب سائنس موجود ہیں۔ شاکن آن لائن کتب فردوں، مثلاً "ایے زان" سے اے غریب سکتے ہیں۔ رسالوں، اخباروں، نیوزیلنز اور قلمانیز سے "ملائے روہی" کے بارے میں تجھی پاتیں سیکھنے کو بلتی ہیں۔ Nigel Watts کی ایک ڈاکومینٹری The Way of Love اسی سلطکی ایک کڑی ہے۔

یہ ایم اب لاکھوں گھروں تک رسائی حاصل کر چکا ہے۔ بہت سے نئے شرق و مشرقی کے صراحتی ساز یعنی آثار سے کی محرومیت سے شروع ہوتے ہیں۔ ایے گلتا ہے مجھے محروم اؤں کے خاد پڑوں لوگوں کی یادیں جو کہنیں ہمارے لاشور میں محفوظ ہیں، ہیدار ہو گئی ہوں۔ ویک چوپڑا کی اپنی آواز بری نہیں ہے۔ اس کی آواز میں جب نفع کا حکماں پڑتا ہے تو نفع سا آ جاتا ہے۔

My heart is burning with love

All can see its flames!

یہ مترجم سے شروع ہوتا ہوا، آتوں کی قرأت سا بھرتا ہے اور پھر دھم ہوتے ہوئے میڈا، ہاں، بلا کھٹکیز، اور مارٹن شین کی آوازوں میں تخلیٰ ہو جاتا ہے۔ باری بار سے سولو یا کبھی کبھی ڈوہٹ میں گھوکارا اور گھوکارا نہیں اس کو اپنی مترجم آواز میں پیش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر چوپڑا نے ایک انہاری انزویوں میں بتایا کہ یہ نئے لفظ بلفظ تھے نہیں ہیں، بلکہ "مودا" ہیں جو میں نے دوبارہ تلقین کیے ہیں۔

امریکہ میں نیوز دیک کے تھروں کا ایک اہم مقام ہے۔ اس لیے جب نیوز دیک میں اس ایم کو ایک پرمحلی اقب سے نواز گیا تو لوگوں کا استیاق اور پذیرہ گیا۔ نیوز دیک نے اسے 'دی لوشن' کہا۔ اس ایک انگریزی لفظ Love میں بسیار الاضلاع معانی پھیپھے ہوئے ہیں، جو تصور کی روحاںی پاندیوں سے لے کر عشق کی سطح مرتفع اور پھر وہاں سے تعشیٰ اور تمحیل نفس کی پستیوں میں جا گرتے ہیں۔

